پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر

چیئر مین شعبہ اردو ، علا مہ اقبال اوپن یو نیورسٹی ، اسلا م آباد

ہدایت القلوب ۔ایک نادر اور کمیاب مجموعۂ ملفوظات

Prof. Dr. Abdul Aziz Sahir

Chairman Urdu Department, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Hidayat-ul-Qalub a Rare and Unique Written Sermon

Hadiyat-ul-Qalub was the deciple of Khawaja Zain-ud-Din and Khawaja Burhan-ud-Din Gharib. The article is about his my rare and unique written sermon which can be important historical document in the filed of spiritual progress & the religion.

ہدایت القلوب (۱) خواجہ برہان الدین غریب (م۷۳۸ھ) کے مرید او رخلیفہ خواجہ زین الدین شیرازی (م۷۷۱ھ) کے ملفوظاتِ عالیہ کا قابلِ قدر مجموعہ ہے۔خواجہ زین الدین شیرازی کا اصل نام سید داؤد شیرازی بن سید حسین شیرازی بن محمود شیرازی اور زین الدین لقب ہے۔وہ ۷۰۱ھ کو شیراز میں متولد ہوئے۔ان کا خانوادہ تجارت اور علم وعرفان سے وابستہ تھا۔وہ ابھی کمسن تھے کہ ان کی والدہ ماجدہ کا نتقال ہو گیا۔ان کی پرورش ان کے والدِ گرامی نے کی۔ابتدائی تعلیم اپنے شہر شیراز ہی میں حاصل کی۔کم عمری میں حج کے لیے گئے اور پھر شیراز کے بجائے دہلی تشریف فرما ہوئے۔بہت مختصر مدت میں قرآنِ کریم حفظ کیا اور اپنے عہد کے جید علماء سے استفادہ کیا۔خاص طور پر مولانا کمال الدین سامانہ سے کسبِ فیض کیا۔سلطان محمد تغلق کے حکم سے دہلی سے دولت آباد گئے۔اس وقت ان کی عمر ۲۶ سال تھی۔۳۵ سال کی عمر میں خواجہ برہان الدین غریب کے مرید ہوئے۔ابتداً انھیں خواجہ برہان الدین غریب کے نظریات اور خیالات سے بہت اختلاف تھا۔وہ اپنی علمی مجالس میں ان پر حرف گیری سے بھی باز نہ آتے تھے۔پہلی بار اپنے شاگرد اور خواجہ برہان الدین غریب کے مرید رکن الدین کاشانی کی وساطت سے بارگاہِ غریب میں شرف یاب ہوئے اور فیضانِ نظر سے نوازے گئے۔۱۸/ربیع الاول ۷۳۷ھ کو خلافت ملی اور اپنے مخدوم کی بارگاہ سے زین الدین کے لقب سے ملقب ہوئے۔۷۴۷ھ کو شاہی لشکر کے ہمراہ دہلی گئے۔۷۵۲ھ تک وہیں مقیم رہے اور جب خلد آباد کے لیے عازمِ سفر ہوئے تو پہلے اجودھن گئے۔وہاں ایک ماہ قیام کیا اور بارہ قرآنِ کریم کا ختم کیا۔اجودھن سے اجمیر شریف پہنچے۔وہاں وہ کتنے مہینے رہے، کسی بھی ماخذ سے اس کا علم نہیں ہوتا۔البتہ وہاں رہ کر انھوں نے ۲۸ بار قرآنِ مجید کا ختم کیا۔اجمیر شریف سے وہ خلد آباد واپس ہو گئے اور پھر عمر بھر اس شہرِ خوش آثار سے باہر نہیں گئے۔۱۳/ربیع الاول ۷۷۱ھ کو بیمار ہوئے اور بارہ دن بعد ۲۵/ربیع الاول ۷۷۱ھ کو وفات پائی۔اگلے دن تدفین عمل میں لائی گئی۔مزارِ پر انوار خلد آباد میں مرجعِ خلائق ہے(۲)۔

ہدایت القلوب کے مرتب اور جامع خواجہ زین الدین شیرازی کے مرید میر حسن مؤلف دہلوی تھے۔انھوں نے اپنے پیرومرشد کے ملفوظاتِ گرامی کی ترتیب وتہذیب کا بیڑہ اُٹھایااور پورے ۲۵ سال اس کی جمع آوری میں مگن رہے(۳)۔اس مجموعے کے اردو ترجمے کے دیباچہ نگار رفیع الدین رفیق نے خواجہ شیرازی کے تین دیگر ملفوظاتی مجموعوں کا ذکرِ خیر بھی کیا ہے، جواسی مرتب اور جامع کے موقلم کا کرشمہ ہیں۔وہ رقمطراز ہیں:

> ''حضرت خواجہ میر حسن مؤلف دہلوی ہدایت القلوب تحریر کرنے سے قبل اپنے پیرومرشد کی تین ملفوظاتی کتابیں مرتب کر چکے تھے۔ان سے متعلق حضرت مؤلف حبۃ المحبت میں تحریر کرتے ہیں:اس سے قبل میں حضرت خواجہ زین الدین کے بارے میں دو کتابیں تصنیف کر چکا ہوں۔پہلی کتاب حضرت کے اشاراتِ مبارکہ پر مشتمل ہے۔اس کا نام دلیل السلکین و ہدایت العاشقین ہے۔اس میں حضرت خواجہ(زین الدین شیرازی) کے خاندانِ عالی کے آداب وتہذیب اور روش وطریقت کا بھی ذکر کیا ہے۔اس کی دوسری جلد حبۃ القلوب من مقال المحبوب [کے] نام سے موسوم ہےاور یہ دونوں کتابیں حضرت خواجہ کی نظرِ مبارکہ سے گزر کر شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔'' (۳)

راقم کی نظر سے اقتباسِ بالا میں متذکرہ کتابیں نہیں گزریں،لیکن یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کبھی اشاعت آشنا نہیں ہوئیں اوران کے قلمی اور خطی نسخے بھی عام نہیں رہے۔روضۃ الاولیاء کے مصنف نے بھی ان کتابوں کا ذکر کیا ہے،مگراس کے مرتب کا نام نہیں لیا۔انھوں نے لکھا ہے:

> ''عزیزی از مریدانِ زین الدین اولاً کتابی نوشت مسمی بہ دلیل السالکین مشتمل برکلماتِ قدسیہ و ثانیاً کتابی درسلکِ تحریر کشید نامش حبۃ القلوب من مقال المحبوب وثالثاً کتابی تالیف کرد وجہتہ المحبت نام نہاد۔''(۴)

ہدایت القلوب کا پہلا ملفوظ ۱۷؍رجب ۷۴۵ھ کا نوشتہ ہے۔دوسرا ملفوظ تاریخ کی ترقیم سے محروم ہے،لیکن پہلی اور تیسری مجلس کے انعقاد سے واضح ہے کہ دوسری مجلس ۱۸؍رجب کو برپا ہوئی ہوگی۔تیسری بار وہ جب ۱۹؍رجب کو حاضرِ خدمت ہوئے تو اس بارگاہِ خوش آثار میں بیعت سے باشرف ہوئے۔گویا انھوں نے بیعت سے قبل ملفوظ نویسی کی ترتیب وتہذیب کا کام آغاز کر دیا تھا اور شاید اسی کی برکت سے انھیں سلسلۂ چشتیہ میں غلامی کی دولت ارزانی ہوئی۔پہلے اور تیسرے ملفوظ کو ماہ وسال کی تخصیص کے ساتھ مزین کیا گیا،لیکن اس کے بعد جیسے جیسے سلسلۂ کلام آگے بڑھتا رہا،ماہ وسال کی روشنی ماند پڑتی گئی اور بعدازاں دو چار مجالس کے علاوہ کسی مجلس میں تاریخِ ماہ وسال کی نشاندہی نہیں کی گئی۔اس مجموعے،یا کسی دوسرے ماخذ سے تو مترشح نہیں،لیکن قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ جامعِ ملفوظات مؤلف دہلوی کسی دوسرے شہر میں مقیم تھے اور بارگاہِ خواجہ زین الدین میں کم کم بار پاتے ہوں گے۔اگر وہ خلد آباد میں ہوتے تو کثرت سے اپنے شیخ کی خدمت میں باریاب ہوتے اور ملفوظ نویسی کا دورانیہ اتنا طویل نہ ہوتا۔۲۵ برسوں کا حاصل یہ مجموعۂ ملفوظات اتنا ضخیم نہیں۔

یہ مجموعہ اصلاً فارسی زبان میں ہے اور ابھی تک اس کا متن اشاعت آشنا نہیں ہوا۔اس کے قلمی اور خطی آثار بھی اب عام نہیں رہے۔راقم کی برسوں صبر آزما تلاش اور جستجو کا ثمر ایک قلمی نسخے کے عکس کی صورت میں طلوع ہوا(۵)۔یوں لگتا ہے جیسے یہ اس کتابِ مستطاب کا نسخۂ وحید ہے، جو محفوظ رہ گیا ہے۔پیشِ نظر نسخہ کسی افتاد کا شکار رہا ہے، جس کی وجہ سے اس کے بیسیوں صفحات کا متن ضائع ہو گیا۔اب کسی دوسرے نسخے کی موجودگی کے بغیر اس کے متن کی بازیافت کلی طور پر ممکن نہیں رہی۔یہ بھی پتا نہیں کہ یہ نسخہ کس کتب خانے کا گہرِ آبدار تھا اور اب کس حالت میں موجود ہے؟ ہے بھی یا نہیں۔اعتماد سے اس نسخے کے مالہ و ماعلیہ کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔اس مجموعۂ ملفوظات کا ایک نسخہ پروفیسر نثار احمد فاروقی (م۲۰۰۴) کی دسترس میں بھی تھا۔انھوں نے اس کا اردو ترجمہ کیا تھا۔اس کے بارے میں بھی معلوم نہیں کہ وہ نسخہ اب کہاں ہے؟ اس کا ترجمہ منادی، دہلی (۶) میں قسط وار اشاعت پذیر ہوا اور ان کی وفات کے بعد اس ترجمے کو کتاب کی روشنی میسر آئی۔

جنوبی ایشیا کے چشتی ادبی سرمائے میں ہدایت القلوب اپنے مندرجات کے اعتبار سے نہایت ہی گراں ارزش مجموعۂ ملفوظات ہے۔ابھی تک کسی بھی مؤرخ نے اس مجموعے کے لوازمے سے اخذ و استفادہ نہیں کیا، وگرنہ یہ مجموعۂ ملفوظات کئی حوالوں سے بہت اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔بابا فریدالدین گنج شکر (م۶۷۰ھ)، خواجہ نظام الدین اولیاء (م۷۲۵ھ) اور خواجہ برہان الدین غریب (۷۳۸ھ) کے احوال اور فرمودات کے سلسلے میں یہ مجموعہ ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔خلد آباد کے چشتی ادبی سرمائے میں کئی ایسے سوالات کے جوابات بھی موجود ہیں، جو بعد کے محققین کے ہاں اُٹھائے گئے اور ان کی وجہ سے خوب گرد اڑائی گئی۔مثال کے طور پر جدید محققین کے نزدیک کے ہاں بابا فرید سے شلوک کا انتساب محلِ نظر رہا اور ان کے تخلیقی سرمائے کو فرید ثانی سے منسوب کیا گیا، حالانکہ خلد آباد میں لکھے گئے ملفوظاتی ادب (نفائس الانفاس، احسن الاقوال، غرائب الکرامات وعجائبات المکاشفات، بقیۃ الغرائب اور ہدایت القلوب) کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں میں کثرت سے بابا صاحب کے دوہے اور شلوک ان کے نام نامی کی ترقیم کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں۔سیر الاولیاء میں بابا فرید کا صرف ایک ہی دوہا نقل ہوا ہے۔باقی قدیم اور مستند کتابوں (مثلاً: فوائد الفواد، خیر المجالس اور جوامع الکلم وغیرہ) میں بابا فرید کی شاعرانہ جہت کا کہیں ذکر نہیں ہوا۔دہلی میں لکھے گئے ملفوظاتی ادب کے برعکس خلد آباد کے ملفوظاتی سرمائے میں بابا فرید کی شاعری کے کئی نمونے محفوظ ہو گئے ہیں۔برہان الدین غریب کے خانوادے کا اجودھن اور بابا فرید سے بہت قرب رہا ہے۔خود بابا صاحب بھی طویل مدت تک ہانسی میں جلوہ نشین رہے ہیں۔ان کے خلیفۂ اول اور برہان الدین غریب کے ماموں جمال الدین ہانسوی کی بدولت ہانسی کی خانقاہ اور اس خانوادے کے گھروں میں بھی یقیناً بابا فرید کے شلوک اور دوہے کی گونج بہت نمایاں رہی ہے۔بابا فرید کی شاعری کے یہ نمونے خواجہ برہان الدین غریب نے اپنے بچپن میں سنے ہوں گے اور پھر زادِ رہ بن کر عمر بھر ان کے ساتھ محوِ سفر رہے ہوں گے۔ان کی مجالس بھی ان دوہوں کی خوشبو سے مہکتی اور ان کی روشنی سے جگمگاتی رہیں اور پھر ان کی وساطت سے ملفوظاتی سرمائے کا حصہ بن کر پچھلی کئی صدیوں سے بقائے دوام کے دربار میں جلوہ نما ہیں۔

حوالے اور حواشی:

۱۔ ہدایت القلوب (ملفوظاتِ خواجہ زین الدین شیرازی): میر حسن مؤلف دہلوی (جامع) رنثار احمد فاروقی (مترجم): یوتک پبلی کیشنز، اورنگ آباد: ربیع الاول ۱۴۳۴ھ رجنوری ۲۰۱۳ء: ۳۴۷ص۔

۲۔ خواجہ زین الدین شیرازی کے یہ تمام میر غلام علی حسینی چشتی بلگرامی احوال ومناقب روضۃ الاولیاء (مطبع اعجازِ صفدری: ۱۳۱۰ھ) سے اخذ کیے گئے ہیں۔

۳۔ ہدایت القلوب: ص ۲۶۔

۴۔ روضۃ الاولیاء: ص ۳۸۔

۵۔ اس نسخے کی بارآوری میں عاطف کاظمی (اجمیر شریف) اور عزیز دوست حسن نواز شاہ (نڑالی رگوجر خان) کا تعاون اور کرم فرمائی میسر رہی۔ ان دوستوں کی معاونت کے بغیر اس نسخے تک رسائی ممکن نہ تھی۔ دونوں کے لیے دُعاہائے فراواں۔

۶۔ رفیع الدین رفیق رقمطراز ہیں: ''پروفیسر نثار احمد فاروقی فریدی نے ہدایت القلوب کے فارسی متن کا اردو ترجمہ ۳رذی قعدہ ۱۴۱۷ھ کو مکمل کیا اور ماہ نامہ منادی، دہلی کے اگست ۱۹۹۴ء سے اپریل ۱۹۹۷ء کے شماروں میں شائع فرمایا''۔ (ہدایت القلوب: ص ۲۸)